سوال ۲۔

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تعارف:

روزہ اسلام کا چوتھا اہم رکن ہے۔ یہ ایک روحانی اور جسمانی عبادت ہے۔ اس میں مسلمان صبح سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسلمان رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے ہیں، تراویح پڑھتے ہیں، اعتکاف پر بیٹھتے ہیں اور شوال کا چاند دیکھ کر اختتام کرتے ہیں۔ امتِ محمدیؐ پر روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔ قرآن و حدیث میں اس کو صوم و صیام کہا گیا ہے اور برصغیر میں روزہ کہا گیا ہے۔

لغوی معنی:

"صوم" روزہ کے لغوی معنی ہیں۔ رک جانا، ٹھہر جانا، پرہیز کرنا

اصطلاحی معنی:

روزے کے اصطلاحی معنی ہیں صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے سے پرہیز کرنا۔ امام راغب کے بقول "روزے کے معنی کھانے پینے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا ہے"

قرآن مجید میں روزے کا حکم :

قرآن میں بھی روزے کا حکم آیا ہے۔ سورۃ البقرہ آیات نمبر 183 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

یاایھا الذین آمنو کتب علیکم الصیام کما کتب اللذین قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ ۔183)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

ایک اور جگہ پر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم اس طرح سے ہے

"تم میں جو کوئی یہ مہینہ (رمضان) پائے تو اُسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے"

(سورۃ البقرہ ۔ 185)

حدیث میں روزے کی اہمیت۔

حدیث سے بھی روزے کی اہمیت کے بارے میں واضح ہوتا ہے

(i) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولﷺ نے ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے روزہ تجویز کیا اور میں نے تراویح۔ پس جو کوئی تم میں روزے رکھے اور نماز تراویح ادا کرے ایمان اور احتساب کے ساتھ تو گویا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا

جس طرح تب تھا جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔"
ایک اور جگہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔

ii- "حضرت حمزہ نے رسولؐ سے فرمایا کہ میں روزے
رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی میں روزہ رکھوں تو
حضورؐ نے ارشاد فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ نہ
چاہے تو نہ رکھ"

ایک اور مقام پر حضورؐ نے روزے کی اہمیت کو
واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

iii- "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی
جزا دوں گا۔"

ایک جگہ آپؐ نے ارشاد فرمایا روزہ تمہاری بے
ڈھال ہے

iv- "جب تم روزے سے ہو تو کوئی بیہودہ بات
یا جاہلانہ رویہ اختیار مت کرو۔ جو کوئی تم سے
جھگڑا کرے تم کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں"
آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ

v- "جنت میں ایک دروازہ ہے **ریان** روزے دار
اس دروازے سے جنت میں داخل ہونگے۔"

روزے میں رخصتیں:

روزہ کن حالتوں میں چھوڑا جا سکتا ہے۔ آپؐ
کی اس حدیث سے روزے کی اہمیت واضح ہوتی
ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضورؐ
نے ارشاد فرمایا

"جو کوئی شخص بغیر وجہ کہ روزے چھوڑے تو بے شک
تمام عمر روزے رکھے اسکا کفارہ ادا نہ ہوگا۔"

جن حالتوں میں روزہ معاف ہے وہ درج ذیل ہیں
اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ آیت نمبر 184 میں
ارشاد فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے

i. "تم میں سے جب کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو
تو وہ روز سے باقی دنوں میں رکھے۔"
سفر جب 3 منزلوں کا ہو یا پھر ۴۸ دنوں کا
یا جب 15 دن سے زیادہ قیام کرنا ہو۔
ii. کمزور اور مجنوں کو روزہ معاف ہے
iii. جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو

روزے کے اثرات:

فرد پر اثرات:

i. حصولِ تقویٰ:
روزہ رکھنے سے انسان پرہیزگار بن جاتا ہے۔
روزے سے انسان حرام کام کے ساتھ ساتھ کچھ حلال
کاموں سے بھی پرہیز کرتا ہے

ii. اجرِ عظیم:
روزے کے اجر کے بارے میں اللہ تعالیٰ
نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ "روزہ میرے لیے ہے اور
میں خود اسکا اجر دوں گا" یہ اللہ اور انسان کے
درمیان ہے اس میں کوئی دِکھاوا شامل نہیں۔

iii - جنت کا راستہ:

روزہ رکھنے والوں کو جنت کی خوشخبری سناتے ہوئے رسول ؐ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے **ریان** روزہ دار قیامت کے دن اس دروازے سے جنت میں داخل ہونگے۔

iv - احساس:

روزے میں انسان دن بھر بھوکا پیاسا رہتا ہے اسکو دوسرے لوگوں کی بھوک اور پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

v - صبر:

روزہ انسان میں صبر ڈالتا ہے۔ پورا دن کھانے پینے سے پرہیز کرتا ہے بری عادتوں اور باتوں سے پرہیز کرتا ہے جس سے انسان میں صبر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

vi - نظم و ضبط:

روزہ انسان کی زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے۔ نظم و ضبط انسان کی زندگی میں باقی معاملات کے لیے بھی ضروری ہے۔

روزے کے معاشرے پر اثرات:

جرات مندانہ معاشرے کی تشکیل:

جب مسلمان روزے رکھتے ہیں تو ان میں صبر و استقامت، برداشت کرنے کی

صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جسم اور ذہن دونوں مضبوط ہوتے ہیں جس وجہ سے معاشرے میں مشکلات برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے

معاشرے میں احساس:

دنیا کے سب مسلمان ایک وقت میں روزے رکھتے ہیں جس سے اُن میں دوسروں کے لیے بھی احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ رمضان کے بعد بھی لوگوں کا احساس کرتے ہیں

باہمی محبت اور احترام:

مسلمان بہ یک وقت روزے رکھتے ہیں جس سے نہ صرف ان میں بلکہ غیر مسلم بھی مسلمانوں کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں۔ غیر مسلم سربراہ اپنے علاقوں اور ملکوں میں ضرورت کی اشیا سستی کرتے ہیں لوگوں کی مدد کے لیے رمضان بازار لگاتے ہیں۔

سوال ۳:
صلح حدیبیہ کو تفصیل سے بیان کریں اور واضح کریں کہ یہ مسلمانوں کے لیے کس طرح سفارتی کامیابی تھی۔

تعارف:

صلح حدیبیہ 6 ہجری میں ہوئی کیونکہ یہ صلح نامہ حدیبیہ کے مقام پر ہوا اس لیے اس کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسلام بین القوامی سطح پر پھیلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فتح کو فتح مبین قرار دیا۔ اس کی شرائط حضرت علی نے قلم بند کیں۔

تفصیلی واقعہ:

ذی القعد کے مہینے میں آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ عمرہ ادا فرمائیں۔ آپؐ نے اس کے متعلق تمام قبائل کو آگاہ کیا اور عمرے کی تیاری شروع کر دی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ مشرکین مکہ آپؐ کو مکہ میں داخلے کی اجازت دے دیں گے آپؐ نے فرمایا ہم مکہ میں امن و امان سے داخل ہونگے جنگ کا کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لیں گے۔ آپؐ کے ساتھ 1400 جانثار 70 اونٹ اور حفاظی تلوار ساتھ تھی اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ مشرکین مکہ کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ چونک گئے انہوں نے خالد بن ولید اور عکرمہ بن زید

کو مسلمانوں کی تعداد اور تیاری کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا 200 لوگوں کے دستے کے ساتھ جب آپؐ کو اس واقعے کی اطلاع ملی تو مسلمانوں کو حدیبیہ کے مقام پر لے گئے۔ مشرکین مکہ کے لیے حدیبیہ مقدس جگہ تھی اس لیے وہ وہاں جنگ نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے واپس جا کر یہی اطلاع دی کہ مسلمان جنگ کی تیاری سے نہیں آئے مگر پھر بھی عدم یقینی کی وجہ سے اُنہوں نے اور لوگوں کو بھیجا جب معاملہ شدت اختیار کر گیا تو آپؐ نے حضرت عثمان کو قبائلی سرداروں سے بات کرنے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عثمان نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے حضرت عثمان کو کہا تم چاہو تو کعبہ کا طواف کر لو لیکن حضرت عثمان نے آپؐ کے بغیر طواف کرنے سے انکار کر دیا مکہ والوں نے اُن کو نظر بند کر دیا۔ لوگوں میں افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے جب یہ خبر حضرت محمدؐ تک پہنچی تو آپؐ نے سب سے بیعت لی اور فرمایا کہ عثمان کے خون کا بدلہ ہم پر فرض ہے۔ اس بیعت کو **بیعتِ رضوان** کہا جاتا ہے۔ مشرکین مکہ نے قاصدِ محمدؐ کی اُونٹنی کو مار دیا اس کے بعد اُنھوں نے سہیل بن عمرو کو سفیر بنا کر بھیجا وہ بہت فصیح تھے۔ سہیل بن عمرو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ناول شرائط کے بعد کچھ شرائط پر اتفاق ہوا جو کہ حضرت علی نے قلم بند کیں وہ شرائط یہ تھیں

- مسلمان اس سال واپس لوٹ جائیں

- مسلمان صرف تین دن قیام کریں گے
- مسلمان اگلے سال مکہ آئیں گے اور کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لائیں گے۔ صرف سفری تلوار ساتھ لائیں گے۔ تلوار نیام میں اور نیام یلغار میں
- اگر کوئی کافر مدینہ چلا جائے تو واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ رہ جائے تو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔
- تمام قبائلوں کو اجازت ہوگی کہ وہ کسی کے ساتھ بھی مل جائیں چاہیں تو قریش اور چاہیں تو آپ کے ساتھ

یہ شرائط بہت سخت تھیں لیکن آپ ﷺ نے نے حضرت ام سلمہ کے مشورے پر مان لیں۔ آپ ﷺ نے قرآن پاک میں اس کو ایسے ارشاد فرمایا

> انا فتحنا لک فتحاً مبیناہ
>
> بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی

سورة فتح .1

صلح حدیبیہ سفارتی کامیابی تھی۔

صلح حدیبیہ مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ اس سے اسلام پہلی بار بین الاقوامی سطح پر متعارف ہوا۔ اس سے اسلام کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوا اور پہلی بار قریش نے مسلمانوں کی نوزائیدہ مملکت کو تسلیم کیا۔ صلح حدیبیہ

فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اس سے پہلی بار قبائلی وفد نے آپؐ سے رابطہ کیا پہلے وہ رابطہ کرنے سے کتراتے تھے۔ آپؐ نے قبائلوں کو دعوتی خطوط لکھے جو کسریٰ و قیصر تک پہنچے۔ لوگوں نے آپؐ کی دعوت کو قبول کیا اور قریش کے اثر سے نکلے۔

سوال ۸۔

۱۔ اسلام میں مساوات کا تصور۔

اسلام انسانوں میں مساوات اور برابری کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب مسلمان برابر ہیں اسلام سب کے ساتھ یکساں سلوک کا درس دیتا ہے۔ دین اسلام سے قبل عرب جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ عورتوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے آ کر لوگوں کو عزت دی سب کو یکساں سلوک کا درس دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اس آیت کا مفہوم یوں ہے

"اللہ کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔ سب سے بہترین وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"

سورۃ الحجرات۔

ہمیں حدیث سے بھی مساوات اور برابری کا درس ملتا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا

"سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

حضورؐ نے اپنے آخری خطبے **"خطبہ حجۃ الوداع"** میں مساوات کا درس دیتے ہوئے فرمایا تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے پھر آپؐ نے مساوات پر زور دیتے ہوئے فرمایا

"کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی کسی کالے کو گورے پر کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں."

آپؐ نے اپنے خطبے میں عورتوں کو یکساں حقوق کی طرف تلقین کرتے ہوئے فرمایا

"عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا"

آپؐ نے غلاموں کے بارے میں بھی یہی تلقین کی کہ

"جو خود کھاؤ وہی اُن کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی اُن کو پہناؤ."

اسلام ہر معاملے میں مساوات کا درس دیتا ہے آپؐ نے بھی مساوات کا درس دیا ایک بار کسی نے حضرت بلال حبشی کو کہا او حبشی ماں کے بیٹے جب اس بات کی خبر آپؐ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم میں ابھی بھی جہالت کی بو باقی ہے. اور ناراضگی کا اظہار کیا..

---

ii- قانون کی حکمرانی کی اہمیت:

اسلام میں قانون کی حکمرانی کی اہمیت کے بارے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو اجازت نہیں ہے کہ اللہ کے نافذ کردہ قانون کو ختم کرے۔ حاکم، محکوم اور امیر غریب سب کے لیے اسلام میں یکساں قانون ہے۔ ہمیں اس کی مثال آپؐ کی زندگی سے ملتی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا

"تم سے پہلی قومیں بھی اس لیے تباہ ہوئیں تھیں کیونکہ وہ کمزور کو سزا دیتی تھی اور امیر کو چھوڑ دیتی تھی"

ایک اور مقام پر آپؐ نے ارشاد فرمایا

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کو بھی میں سزا دیتا"

خلیفہ کی زندگی:

خلیفہ کی زندگی سے بھی ہمیں قانون کی حکمرانی کا درس ملتا ہے۔ لوگ خلیفہ سے جواب طلب کرتے تھے، عدالت میں لے جاتے تھے

اسلام نے قانون کی حکمرانی کا درس دیا سب سے یکساں سلوک کا درس دیتا ہے

جو قومیں کمزور کو سزا دیتی ہیں اور حکمرانوں کو چھوڑ دیتی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔

سوال ۲:
خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کے ایک جامع دستاویز کے طور پر تجزیہ کریں۔

تعارف:

حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو امیر بنا کر مسلمانوں کو حج پر جانے کی تلقین کی اور حضرت علی کو سورہ برأت کی آیات سمجھانے کے لیے بھیجا کہ آج کے بعد کوئی مشرک مکہ میں داخل نہ ہو گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف کعبہ نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے ۱۰ ہجری میں حج کیا۔ آپؐ کے ساتھ لاکھوں لوگوں نے حج کی سعادت حاصل کی۔ یہ آپؐ کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اس میں آپؐ نے خطبہ حجۃ الوداع دیا اور اسی خطبے میں ختم نبوت کا اعلان کیا۔

خطبہ حجۃ الوداع:

آپؐ نے حج کے موقع پر جو خطبہ دیا خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ آپؐ نے میدان عرفات میں یہ خطبہ دیا اس میں آپؐ نے فرمایا

" لوگو میری بات سنو ہو سکتا ہے اگلے سال ہم اس مقام پر باہم جمع نہ ہو سکیں۔ میری بات اُن لوگوں تک پہنچا دو جو یہاں موجود نہیں ہو سکتا ہے بعد میں آنے والے تم سے زیادہ

میری بات سنبھالنے والے ہوں۔ لوگو میرے بعد تفرقے میں نہ پڑھنا ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنا تم سب نے جلد اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اللہ تم سے تمھارے اعمال کا جواب طلب کرے گا لوگوں کی امانتیں واپس لوٹا دو جن کا قرضہ دینا ہے وہ دے دو جو تم نے ہدیہ کے لیے اونٹنی لی ہے اسکا دودھ لے کر واپس کر دو۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ آپ نے فرمایا کسی کالے کو گورے پر کسی گورے کو کالے پر کسی عربی کو عجمی پر یا کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ غلاموں کے بارے میں فرمایا جو تم خود پہنو وہی اُن کو پہناؤ جو خود کھاؤ وہی اُن کو کھلاؤ۔ آپ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن اور دوسری حدیث ان دونوں سے مدد لینا پھر آپ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمھارے بعد کوئی اُمت نہیں آئے گی پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا میں نے اپنا حق ادا کر دیا تو لوگوں نے فرمایا جی آپ نے اپنا حق ادا کر دیا۔

انسانی حقوق کا جامع دستاویز:

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا جامع دستاویز ہے۔

مساوات کا درس:

اس میں آپ نے مساوات کا درس دیا

فرمایا کسی کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر
عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت
حاصل نہیں۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ
وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

• بھائی چارے کا درس:
خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے بھائی چارے
کا درس دیا اور فرمایا میرے بعد ایک دوسرے
سے نہ جھگڑنا۔ نہ ہو تم بعد میں ایک دوسرے
کی گردنیں کاٹنے لگو۔

• امانتیں واپس کرنے کی تلقین:
آپؐ نے فرمایا لوگو تم میں جن کے پاس
لوگوں کی امانتیں ہیں وہ ان کو واپس کر دو۔
جس نے قرض دیا ہے وہ قرض دے دو۔

• عورتوں کے بارے میں تلقین
آپؐ کے دنیا میں آتے ہی عورتوں
کو عزت مل گئی تھی آپؐ نے عورت کو ماں
بیٹی، بہن، بیوی ہر روپ میں عزت دی
اور خطبہ میں فرمایا کہ اے لوگو عورتوں کے
بارے میں اللہ سے ڈرو۔

• غلاموں کے حقوق:
آپؐ نے غلاموں کے حقوق کی اہمیت

کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہی ان کے لیے کرو۔ جو خود کھاؤ وہی اُن کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی اُن کو پہناؤ۔

تنقیدی جائزہ:

آپ ﷺ نے جو خطبہ دیا اس کو انگلیزی میں The charter of Human Rights کہا گیا آپ ﷺ نے ہر طبقے کے لوگوں کے حقوق کے بارے میں تلقین کی۔ لوگوں کو مساوات اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا درس دیا۔ اور فرمایا تم سب جلد اپنے اللہ کے سامنے جوابدہ ہوگے۔